DATE: ______ (1)

خدیجہ سعید

اسلامیات

سوال نمبر ۲:-

1 تعارف:-

اسلام کی پر امن تعلیمات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پر امن تعلیمات اور رحمت العالمین ہونے کے باوجود مسلم معاشروں میں انتہا پسندی کا پایا جانا ایک لمحہ فکریہ ہے۔ مسلم معاشروں میں انتہا پسندی کی بے شمار سیاسی، معاشی، اخلاقی اور سماجی وجوہات موجود ہیں جن کا سدباب اگر جلدی نہ کیا گیا تو مسلم معاشرے مستقل بنیادوں پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو سکتے ہیں، نیز نیست و نابود ہو سکتے ہیں۔

2 ← انتہا پسندی کا مفہوم

3 مسلم معاشروں میں انتہا پسندی کے اسباب

مسلم معاشروں میں انتہا پسندی کے چند بڑے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

1 سیاسی اسباب:-

1. سیاسی عدم استحکام

جب کسی ملک میں حکومت کمزور ہو یا سیاسی ادارے غیر فعال ہوں تو انتہا پسند گروہوں

کو منظم ہونے اور اپنی سرگرمیاں بڑھانے کا موقع ملتا ہے۔ شام اور لیبیا جیسے ممالک میں خانہ جنگی نے مختلف انتہا پسند گروہوں کے لئے میدان فراہم کیا۔

2- ناانصافی اور جبر کا احساس

جب کسی گروہ یا برادری کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ سیاسی طور پر ناانصافی ہو رہی ہے یا انھیں دبایا جا رہا ہے تو ان میں ریاست کے خلاف ناراضگی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ احساس بعض اوقات انتہا پسندی کی طرف لے جا سکتا ہے۔ جیسے عراق میں سنی برادری سے تعلق رکھنے والے فوجیوں کو فارغ کر دیا گیا بنا کوئی اور روزگار فراہم کئے، جس کی وجہ ان کے قابل افسران نے انتہا پسند تنظیموں میں شمولیت اختیار کی۔

3- بیرونی مداخلت:-

بعض اوقات بیرونی طاقتوں کی مداخلت یا ان کی پالیسیاں بھی مقامی آبادی میں انتہا پسندی کو ہوا دیتی ہے۔ خاص طور پر اگر اسے ملکی خودمختاری کے خلاف سمجھا جائے۔ جیسے فلسطین کے معاملے میں بیرونی طاقتوں کی جانبدارانہ رویوں نے انتہا پسندانہ جذبات کو ابھارا۔

DATE: ______

ب مذہبی اسباب

1۔ دینی تعلیمات کی غلط تشریح:

قرآن مجید اور حدیث کی آیات اور احکامات کو ان کے اصل سیاق و سباق سے ہٹ کر بیان کرنا انتہا پسندی کی بڑی وجہ ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے مطابق فرقہ واریت اور تنگ نظری اسی غلط فہمی سے جنم لیتی ہے۔ بعض لوگ محض طاقت کے حصول کیلئے قرآن و حدیث کو ڈھال بناتے ہیں اور لوگوں میں غلط تشریح کے ذریعے انتشار پھیلاتے ہیں۔

2۔ توہین مذہب کے الزامات:

بعض اوقات توہین مذہب کے الزامات کو تشدد اور غیر قانونی کاروائیوں کا جواز بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ قانون کو ہاتھ میں لینے کی ایک خطرناک شکل ہے۔ مشال خان اور سری لنکن مینیجر پریانتھا، توہین مذہب کے الزامات کی بھینٹ چڑھ کر ہلاک کر دئے گئے۔

ج معاشی اسباب:

1۔ غربت و بے روزگاری:

غربت و بے روزگاری مسلم معاشروں

DATE: ________

بذاتِ خود ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جن علاقوں میں غربت و بے روزگاری زیادہ ہو تو نوجوانوں کے لئے انتہاپسند گروہوں کا شکار بننا آسان ہو جاتا ہے۔ پاکستان چونکہ کافی عرصے سے انتہاپسندی کا شکار ہے، اسی لئے اس کی بھی سب سے بڑی وجہ غربت ہی ہے۔ پاکستان کے علاقے "فاٹا" میں 60 فیصد افراد غربت سے نیچے کی زندگی گزار رہے ہیں، جس کے جوان جو ان سرگرمیوں میں استعمال ہونے کیلئے ایک معاون علاقہ ہے۔ سرمایہ ہے۔

2۔ معاشی ناہمواری:-

معاشرے میں معاشی وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم اور امیر و غریب کے درمیان بڑھتا ہوا خلا بھی ناراضگی پیدا کرتا ہے، جسے انتہاپسند افراد اپنے فائدے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ 2024-25 کے اعداد و شمار کے مطابق سیاسی عدم استحکام اور معاشی ناہمواری کی وجہ سے نائجر اور بارکینا فوسو دنیا میں انتہاپسندی سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔

د سماجی اسباب:-

1۔ تعلیمی نظام میں نقائص:

تعلیم چونکہ اب جدید اور سائنسی مواد پر انحصار کرتی ہے، اور تنقیدی سوچ اور برداشت

DATE:

کو فروغ نہیں دیتی جس کی وجہ سے شاگرد اخلاقیات کے دائرے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں سیاست اور عدم رواداری انتہا پسندی کی جڑوں کو مضبوط کر سکتا ہے۔ آئے دن سکول کالج میں لڑائی اور استاد کے خلاف قیاس آرائیوں کے مظاہرین ایک عام معمول بن چکا ہے۔ علاوہ ازیں توہین مذہب کے الزامات کے بہت سے واقعات (2024-25 میں) تعلیمی اداروں سے ہی منسلک ہیں۔

2۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا نے مواصلات میں تیزی دکھائی ہے۔ اس کی وجہ سے جھوٹ کو سچ بنانے میں زیادہ دیر نہیں لگتی اور بات جنگل کی آگ کی طرح پھیل جاتی ہے۔ انتہا پسند لوگ انٹرنیٹ اور میڈیا کو اپنی نظریات پھیلانے، پروپیگنڈا کرنے اور نوجوانوں کو بھرتی کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

4 انتہا پسندی کے خاتمے کے لئے تدابیر:

انتہا پسندی اسلامی معاشروں کے لئے ایک ناسور بن چکی اسی لئے انتہا پسندی کے خاتمے کیلئے درج ذیل حل وضع کئے جا رہے ہیں

1۔ ڈی ریڈیکلائزیشن پروگرامز کا فروغ

ایسے پروگرامز جو انتہا پسندانہ سوچ رکھنے والے افراد کو معاشرے میں دوبارہ شامل ہونے میں مدد کرتے ہیں۔ ان کو فروغ

DATE: ______

فروغ دینا چاہئے۔ جو نہ صرف انتہا پسندانہ سوچ کی تصریح کریں بلکہ نفسیاتی مشاورت کے ذریعے ان کی سوچ کو وسیع نظریات کو سوچنے کا حامل بنائیں۔ علاوہ ازیں یہ ادارے ان افراد کی معاشی حالت کو مدِنظر رکھتے ہوئے انھیں پیشہ ورانہ تربیت بھی فراہم کریں۔

2۔ علماءِ کرام کا کردار

علماءِ دین کو چاہئے کہ وہ "میثاقِ مدینہ" اور خطبہ حجۃ الوداع" کی روشنی میں اسلام کا اصل اور پرامن چہرہ واضح کریں۔ دینی تعلیمات کے ذریعے نوجوانوں میں رواداری، برداشت، بین المذاہب ہم آہنگی اور دوسروں کے احترام جیسی خوبیوں کو فروغ دے، جو انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے میں اہم ہیں۔ مزید ازاں، علماء کو چاہئے کہ فتوی بازی کے غلط استعمال کو روکیں۔

3۔ میڈیا اور سوشل میڈیا کی نگرانی

میڈیا کے ذریعے انتہا پسندانہ بیانیے کی تردید کی جائے اور نوجوانوں کو ڈیجیٹل دنیا میں گمراہ ہونے سے بچانے کیلئے آگاہی مہم چلانے کے ساتھ ساتھ حکومتی اداروں کو انتہاپسندوں سے لڑنے کیلئے انھیں کے ڈیجیٹل حربوں کا جواب اسی طریقے سے دینا چاہئے

CamScanner

DATE: ________

اور ایسے قوانین وضع کرنے چاہیئے جو ان Plate forms کو روک تھام لگا سکیں جیسے پاکستان میں (PECA act) ہے۔

4- قانون کی حکمرانی اور انصاف

قانون کی بالادستی کو یقینی بنانا اور تمام شہریوں کو انصاف کی فراہمی ریاست پر اعتماد کو بحال کرتی ہے۔ امیر، غریب کے فرق کے بناء انصاف کو عام کرنے سے انتہا پسندی کی طرف مائل ہونے والے افراد کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔

5- جامع ترقی (Inclusive Development) کا فروغ

مسلم معاشروں کو چاہئیے کہ ایسا نظام وضع کریں جس میں معاشرے کے تمام طبقات، بالخصوص پسماندہ اور محروم گروہ، ترقی کے ثمرات میں برابر کے شریک ہوں۔ جیسے حکومتوں کو چاہئیے کہ وہ پسماندہ علاقوں جیسے پاکستان میں سابقہ فاٹا یا بلوچستان کے دور دراز اضلاع کیلئے خصوصی ترقیاتی بجٹ مختص کریں تاکہ احساسِ محرومی ختم ہو۔ بے نظیر انکم سپورٹ جیسے تحفظات عوام کا اعتماد بحال کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں فنی تعلیم اور چھوٹے کاروبار کیلئے بلاسود قرضوں کی فراہمی (اخوت فاؤنڈیشن ماڈل) نوجوانوں کو تعمیری کاموں میں مصروف رکھتی ہے۔

DATE: ____________

5 خلاصہ بحث:-

الغرض، انتہا پسندی کا خاتمہ صرف طاقت سے نہیں بلکہ فکری، تعلیمی اور معاشی اصلاحات کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ کیونکہ انتہا پسندی کی نوعیت غیر معمولی ہے۔ اس میں طاقت کا استعمال کم اور مذہبی، سیاسی اور معاشی اختلاف زیادہ اہمیت کے حامل ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ دینی تعلیمات کو عام کیا جائے اور معاشرے میں رواداری اور برداشت کو فروغ دینے کیلئے نبی کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ پر عمل کرنے کو عام کیا جائے۔